مقتلِ آلِ ابو طالبؑ

(مقاتِل الطّالبیین)

اولادِ حضرت ابو طالبؑ کی مقتل پر نایاب کتاب

مصنّف

ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی

(متوفّی ۳۵۶ ہجری)

ترجمہ

حجۃ الاسلام علّامہ حسن رضا باقر

ابن علّامہ حافظ اقبال حسین جاویدؔ

پیشکش

حسنین اقبال خان نوانی

تُراب پبلیکیشنز لاہور

0345-8512972

نوٹ: التماس سورۂ فاتحہ برائے بانی ادارہ تراب پبلی کیشنز شہید ولایت علامہ ناصر عباس ملتان

کتاب : مقتل آل ابوطالبؑ (مقاتل الطالبیین)

مصنف : ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی (متوفی ۳۵۶ ہجری)

مترجم : حجۃ الاسلام علامہ حسن رضا باقر

پیشکش : حسین اقبال خان توانی

پروف ریڈنگ : شیر محمد عابد مولائی

اشاعت : اگست 2017ء

تعداد : 1100

ہدیہ : -/550 روپے

ملنے کا پتا

تراب پبلیکیشنز لاہور

فون: 0345-8512972

ای-میل: molai512@gmail.com

www.facebook.com/turabpublishers

جنگ کرو۔ تم سے میں صرف اس صورت میں راضی ہوں گا جب تم میرے احکامات کی پیروی کرو گے اور حسینؑ میرے حکم کے مطابق عمل (یزید کی بیعت) پر رضامند ہوگا۔

جب امام حسین علیہ السلام کو ابن زیاد کے ان ناپاک ارادوں کا پتا چلا تو آپؑ نے فرمایا: خدا کی پناہ! میں کبھی مرجانہ کے بیٹے کے حکم پر عمل پیرا نہیں ہوں گا۔ (عقد ابن فرید، ج ۲، ص ۳۷۹، شرح شافیہ ابی فراس، ص ۱۳۷)

ابن زیاد نے شمر ابن ذی الجوشن الضبابی سے کہا کہ وہ ابن سعد کو امام حسینؑ سے جنگ کرنے پر آمادہ کرے تو پھر ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری بروز جمعۃ المبارک عمر ابن سعد نے امام حسینؑ سے جنگ کی۔ تو پھر امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ایک ایک نے میدان میں جا کر جنگ کی یہاں تک کہ سب نے جامِ شہادت نوش کیا۔

مدائنی نے بیان کیا ہے جبکہ اس روایت کو اسماعیل بن ابی ادریس نے اپنے باپ سے اور اس نے حضرت جعفرؑ بن محمدؑ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت محمدؑ بن علیؑ (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت نقل کی ہے کہ میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ اولادِ حضرت ابوطالبؑ میں سے سب سے پہلے آپؑ کے فرزند حضرت علی اکبر علیہ السلام شہید ہوئے۔

آپؑ میدان میں یہ رجز پڑھتے ہوئے دشمن پر حملہ کر رہے تھے:

أنا علي بن الحسين بن علي   نحن وبيت الله أولى بالنبي
من شبث ذاك ومن شمر الدني   أضربكم بالسيف حتى يلتوي
ضرب غلام هاشمي علوي   ولا أزال اليوم أحمي عن أبي
والله لا يحكم فينا ابن الدعي

"میں حسینؑ ابن علیؑ کا بیٹا علیؑ ہوں۔ ربِ کعبہ کی قسم! ہم نبیؐ سے قرابت داری کے اس شبث اور اس ذلیل و پست شخص شمر سے زیادہ حق دار ہیں۔ میں تم کو تلوار سے ایسی کاری ضربیں لگاؤں گا جو ایک ہاشمی اور خاندانِ قریش کے جوان کی ضربیں ہوں گی۔ اور میں آج اپنے بابا کی

حمایت میں یوں ہی جنگ کرتا رہوں گا۔ خدا کی قسم! ہم پر حرام زادے کی حکومت نہیں چلے گی"۔

آپؑ نے کئی دفعہ ان اشعار کو دُہرایا تو مرۃ بن منقذ العبدی ملعون نے آپ کو دیکھ کر کہا: تمام عربوں کے گناہ میرے سر ہوں اگر اس نے مجھ سے بھی ویسے ہی کیا جیسے میں اسے کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں، اگر یہ میرے پاس سے گزرا تو میں اس کی ماں کو اس کے غم میں رُلاؤں گا۔

آپ فوج اشقیاء پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہے تھے اور درج بالا اشعار دُہرا رہے تھے کہ مرۃ بن منقذ نے آپ کا راستہ روکا اور اپنا نیزہ آپؑ کے سینے میں اُتار دیا اور آپؑ زمین پر آ گرے۔ یہ منظر دیکھ کر یزیدی لشکر آپؑ پر ٹوٹ پڑا اور انھوں نے آپ کو تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حمید ابن مسلم کہتا ہے کہ جب حضرت علی اکبر علیہ السلام شہید ہوئے تو اس وقت میرے کانوں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی آواز آئی، وہ فرما رہے تھے:

قتل الله قومًا قتلوك يابني، ما أجرأهم على الله، وعلى انتهاك حرمة الرسول

"اے میرے بیٹا جان! خدا اس قوم کو ہلاک کرے جس نے تمھیں شہید کیا ہے۔ یہ قوم اشقیاء خدا اور رسولِ خدا کی حُرمت کو پامال کرنے پر کس قدر جری ہو گئی ہے؟"

پھر آپؑ نے فرمایا:

على الدنيا بعدك العفاء

"تمھارے بعد دنیا اور اس کی زندگی پر افسوس ہے"۔

حمید کہتا ہے کہ حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت کے بعد میں نے دیکھا کہ روشن آفتاب کے مانند ایک خاتون خیامِ حسینیؑ سے تیزی سے نکلی اور وہ پکار رہی تھی:

ياحبيباه، يابن أخاه

"ہائے میرا پیارا، محبت و اُلفت والا بھتیجا!"

حمید بیان کرتا ہے: میں نے اس خاتون کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی صاحبزادی حضرت زینب سلام اللہ علیہا ہیں۔ حضرت زینبؑ نے خود کو حضرت علی اکبرؑ کے لاشے پر گرا دیا تو امام حسین علیہ السلام آئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں خیمے میں چھوڑ آئے۔ پھر اپنے بیٹے کے لاشے پر دوبارہ تشریف لائے اور بنوہاشم کے جوانوں کو صدا دی:

احملوا أخاکم

"اپنے بھائی کے لاشہ کو اٹھاؤ"۔

پھر یہ جوان ان کو میدان سے اٹھا کر خیامِ حسینیؑ میں لائے اور ان کے لاشۂ اطہر کو امامؑ کے سامنے رکھ دیا۔

سعید بن ثابت سے مروی ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرزند حضرت علی اکبرؑ میدانِ جنگ کی طرف نکلے تو امام علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور آپؑ گریہ کرنے لگے۔ پھر آپؑ نے فرمایا:

اللھم کُن أنت الشھید علیھم ، فبرز اِلیھم غلام أشبه الخلق برسول اللّٰہ

"اے بارِ الٰہا! تو اس قوم اشقیاء پر گواہ رہنا کہ اب ان کی طرف وہ جوان جا رہا ہے جو صورت میں اللہ کے رسولؐ سے مشابہ ہے"۔ (مقتل الحسینؑ: ص ۸۲، تاریخ ابن اثیر: ج ۴، ص ۳۳، تاریخ طبری: ج ۶، ص ۲۵۶)

اس کے بعد حضرت علی اکبر علیہ السلام میدان میں تشریف لے گئے اور قوم اشقیاء پر بڑھ چڑھ کر حملے کیے۔ پھر اپنے بابا جان کے پاس واپس آئے اور عرض کیا:

یَا أبا العطش

"بابا جان! مجھ پر سخت پیاس کا غلبہ ہے"۔

تو امام حسین علیہ السلام نے جواب دیا:

اصبر حبیبی فاِنك لا تمسی حتّٰی یسقیك رسول اللّٰہ بکأسه

"میرے پیارے محبوب! صبر کرو، یقیناً آج شام سے پہلے تمھیں رسولؐ

خدا اپنے ہاتھ سے (حوضِ کوثر کے جام سے) سیراب فرمائیں گے"۔

آپؑ نے کئی دفعہ اس جملے کو دُہرایا یہاں تک کہ پھر ایک تیر آیا جو حضرت علی اکبر علیہ السلام کے گلوئے مبارک پر لگا اور اس نے آپؑ کے حلق کو چھید دیا اور آپؑ خون میں لت پت ہو گئے۔ پھر آپؑ نے صدا دی:

يا أبتاه عليك السلام، هذا جدّي رسول الله يقرئك السلام،

ويقول: عجل القدوم إلينا، وشهق شهقة فارق الدنيا

"اے بابا جانؑ! آپؑ پر میرا (آخری) سلام ہو۔ یہ جدِّ بزرگوار رسولِ خدا میرے پاس تشریف لائے ہیں اور آپؑ کو سلام کہہ رہے ہیں اور وہ فرما رہے ہیں کہ آپؑ جلدی سے ہمارے پاس آجائیں اور دنیا سے جدائی پر اپنی نظریں گاڑ لیں"۔

حمید ابن مسلم بیان کرتا ہے: جب یزیدی لشکر نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہر طرف سے گھیر لیا تو آپؑ کے خاندان کا ایک نوخیز لڑکا خیامِ حسینیؑ سے نکل کر آپؑ کی جانب میدان کی طرف بڑھا اور حضرت زینبؑ بنت علیؑ نے اسے روکنے کی کوشش کی کیونکہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ (بہن زینبؑ!) اسے روک لو، لیکن اس نوخیز لڑکے نے (اپنے چچا کو مظلومیت کی حالت میں دیکھ کر) رُکنے سے انکار کر دیا۔ وہ تیزی سے میدان کی طرف امام حسین علیہ السلام کی جانب دوڑا اور امام علیہ السلام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ جب ابجر بن کعب نے تلوار سے امام حسین علیہ السلام پر وار کرنا چاہا تو اس لڑکے نے ابجر سے کہا:

يا ابن الخبيثة أتقتل عمّي؟

"اے خبیث عورت کے بیٹے! کیا تو میرے چچا کو قتل کرتا ہے؟"

یہ سن کر ابجر نے اس نوخیز لڑکے پر تلوار سے وار کیا اور اس نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے وار سے بچنے کی کوشش کی مگر یہ وار جلد تک پہنچ گیا اور آپ کا بازو کٹ کر جلد کے ساتھ لٹکنے لگا تو اس نوخیز لڑکے نے صدا دی: یا أمّاہ! ہائے اماں جان!

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے میرے بھتیجے!